بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — دَمِنْ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۳۸

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم۔ چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۱۳	۱۴ تبوک ۱۳۴۵ھش ۲۷ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۱۴ ستمبر ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

دشمن کو اس کے بد ارادوں میں ناکام بنانے کا قرآنی طریق

مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ دعاؤں اور قربانیوں کے ذریعہ خدائی نصرت طلب کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الکوثر کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

(اللہ تعالیٰ سورۂ کوثر میں) فرماتا ہے وانحر اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو قربانی کر۔ یہاں نحر سے اونٹ کی قربانی مراد نہیں بلکہ اپنی اور اپنے صحابہؓ کی قربانی پیش کرنا مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف دعائیں کر بلکہ اپنی اور اپنے صحابہؓ کی قربانی بھی پیش کر کیونکہ جس اعلیٰ مقصد کے لئے تو کھڑا ہوا ہے شیطان اسے کبھی بھی آسانی کے ساتھ پورا نہیں ہونے دے گا۔ دشمن پورا زور لگائے گا کہ ہم نے جو کوثر تجھے بخشا ہے اس میں تو ناکام رہے اس لئے تیرا کام یہ ہے کہ تو اس راہ میں اپنی جان اور اپنے صحابہؓ کی جان پیش کرتا چلا جا جس طرح انسان بکرے یا اونٹ یا گائے کی قربانی سے نہیں ڈرتا اسی طرح تو بھی اس راہ میں نڈر ہو کر اپنی قربانی پیش کر اور اپنے رشتہ داروں اور اپنے صحابہؓ کی قربانی بھی پیش کر۔ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر اگر تو اس طرح قربانی کرتا چلا جائے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ دشمن جو آج تجھے مٹانے کی کوشش کر رہا ہے خود مٹ جائے گا اور بجائے اس کے کہ تجھے نابود کرے وہ خود نابود ہو جائے گا۔ ... درحقیقت اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے الٰہی سلسلوں کے قائم ہونے کا طریق بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ جب بھی کوئی سچائی قائم ہوگی دشمن اس کو مٹانے کی پوری کوشش کرے گا۔

ایسی حالت میں دشمن کو اس کی کوششوں میں ناکام کرنے کا ایک طریق تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کی جائیں اور اس سے مدد اور نصرت طلب کی جائے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ دین کی حفاظت اور سچائی کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کی جائیں۔ نتیجہ یقیناً تمہارے حق میں نکلے گا اور تمہارا دشمن ناکام و نامراد رہے گا۔"

(قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں ص ۳۲ تا ۳۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ ستمبر۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کو کل دوپہر اور رات کو بے چینی رہی۔ آج صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ ستمبر۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے مغربی جرمنی جانے کے لئے کل تین بجے سہ پہر بذریعہ ریل کار ربوہ سے روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو نہایت پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔ امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب بھی آپ کو رخصت کرنے کے لئے سٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا صاحب نے ہی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیریت و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے اور خدمت اسلام کو بیش از پیش توفیق سے نوازے۔ آمین

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی تاریخوں کا اعلان ہو چکا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہر سال ہمارا یہ اجتماع پہلے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ اجتماع میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور بڑھائے۔ مرکز کا فرض ہے کہ اجتماع کے تمام انتظامات اور مہمانوں کی رہائش و خوراک کا انتظام تسلی بخش طریق پر کرے۔ لیکن اس میں آپ کے تعاون کی بھی ضرورت ہے۔ ہر رکن کے لئے لازم ہے کہ چندہ اجتماع جو صرف ایک روپیہ فی رکن مقرر ہے اجتماع سے قبل ادا کر دے تا کہ مرکز سہولت سے سب انتظام بروقت کر سکے۔ جزاکم اللہ خیراً (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی مورخہ ۲۱ ستمبر یوم بدھ بوقت ۸ بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ وقت مقررہ پر ریسٹ ہاؤس چنیوٹ پہنچ جائیں۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ ہونا ضروری ہے۔ (ناظر امور عامہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

"چونکہ اس سال رمضان المبارک وسط دسمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جلسہ سالانہ وسط جنوری کے بعد ہو۔ اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال کا جلسہ سالانہ دسمبر کی بجائے انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ۔ منعقد ہوگا۔ عہدیداران جماعت احباب کو تاریخوں کی اس تبدیلی سے مطلع فرمائیں

(جلال الدین شمس ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

تمام احمدی جماعتیں اس بات کا انتظام کریں کہ ہر احمدی قرآن مجید کا ترجمہ سیکھے اور اس پر عمل کرے

قرآن کریم کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہی اسلام ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

فرمودہ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام کے بعض ضروری امور اور تفصیلات حدیث اور فقہ سے معلوم ہوتی ہیں لیکن

اسلام کی اصولی تعلیم

قرآن کریم سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ قرآن کریم ایک جامع کتاب ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتی ہے اور اسلام ایک زندہ مذہب ہے جو انسان کے ہر مقصد اور مدعا میں راہنمائی کرتا ہے۔ پس اسلام کو قبول کرنے کے معنے یہ ہیں کہ انسان اسلام کی راہنمائی اور ہدایت کو تلاش کرنے اور عمل کرنے پر آمادگی کا اظہار کرے۔ اور اسلام کے قبول کرنے کے معنے یہ ہیں کہ انسان قرآن کریم کی ہدایات اور اس کی کامل تعلیم پر یقین اور ایمان رکھے۔ اسلام بے شک کامل مذہب ہے لیکن

اسلام کی زبان قرآن کریم ہے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک ایک کامل نبی ہیں لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان قرآن کریم ہے۔ اللہ تعالےٰ بے شک ہر نقص سے پاک اور ہر خوبی کا جامع خدا ہے لیکن اس کی زبان قرآن کریم ہے۔ اصولی تعلیم خدا تعالےٰ کی طرف سے قرآن کریم کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔ اصولی تعلیم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرآن کریم کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔ اصولی تعلیم کا ماخذ

فقہائے اسلام اور مفکرین اسلام

کے لئے سوائے قرآن کریم کے اور کوئی نہ تھا جو کچھ مفکرین اسلام نے بیان کیا ہے جو کچھ مجتہدین اسلام نے بیان کیا ہے۔ جو کچھ فقہائے اسلام نے بیان کیا ہے۔ اگر وہ صحیح ہے تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے جو کچھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اگر وہ واقعہ میں آپؐ تک پہنچ جائے تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ جو کچھ خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اگر واقعہ میں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ ہاں جزئیات ایسی ہیں جو قرآن کریم نے ایسے الفاظ میں بیان نہیں کیں کہ انہیں ایک عام آدمی سمجھ سکے۔

الٰہی ارشاد اور وحی

ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذہن کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے یا وہ جزئیات ایسی ہیں کہ اصولی تعلیم میں ان کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وحی جلی یا خفی ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کی طرف توجہ دلا دی گئی وہ بے شک قرآن کریم کی خفی تفسیر یا حاشیہ کہلا سکتی ہیں لیکن وہ محض جزئیات ہیں۔

اصولی تعلیم قرآن کریم میں ہی ہے

لیکن بد قسمتی سے مسلمان قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے سے محروم ہیں۔ ہمارے ربوہ کے سکولوں میں لڑکے اور لڑکیاں آتی ہیں یا قادیان کے سکولوں میں لڑکے اور لڑکیاں آتی تھیں۔ تو افسوس کے ساتھ یہ بات معلوم ہوتی تھی اور معلوم ہوتی ہے کہ ان میں سے بعض دسویں جماعت تک بھی قرآن کریم ناظرہ نہیں پڑھ سکتے۔ اب یہاں کالج بنا ہے اس میں بعض ایسی لڑکیاں آئی ہیں جنہیں سورۃ فاتحہ کا ترجمہ بھی نہیں آتا۔ اگر یہ حالت ہے تو سوال یہ ہے کہ جب قرآن کریم سے ان کا کوئی تعلق نہیں تو مذہب سے ان کا کیسے تعلق پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلام قرآن کریم کا نام ہے تم اسلام کی کوئی تعریف کرو وہ نامکمل ہوگی۔ حقیقی تعریف یہی ہے کہ

قرآنِ کریم کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا اسلام ہے

اس کے سوا جتنی باتیں بھی تم لاؤ گے وہ ایک دائرہ تو بنا دیں گی مگر تفصیلی تعریف اسلام کی نہیں کریں گی۔ جیسے لوگ گر بنا لیتے ہیں۔ تجار اور صنعت و حرفت والے بعض گر بنا لیتے ہیں مگر یہ گر تفصیل کا قائمقام نہیں ہو سکتے۔ گر کسی کو مؤرخ یا حساب دان نہیں بنا سکتے۔ ایک مؤرخ کے لئے ضروری ہے کہ اسے تمام قسم کی ضروری تفصیلات یاد ہوں۔ ایک حساب دان کے لئے ضروری ہے کہ حساب کے متعلق اسے ہر قسم کے ضروری اصول یاد ہوں۔ اسیطرح ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اسے اسلام کے تمام ضروری اصول اور احکام یاد ہوں۔ محض یہ کہہ دینا کہ اسلام کی تعریف یہ ہے کہ کلمہ پڑھ لو۔ یہ اسلام کی مکمل تعریف نہیں۔ اگر ہم کہتے ہیں کہ کلمہ شہادت اسلام کی تعریف ہے۔ تو اسکے معنے یہ ہوتے ہیں کہ

کلمہ کے پیچھے جو حقیقت ہے

اس پر ایمان لانا اور عمل کرنا اسلام ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انسان مسلمان ہوتا ہے تو اس سے ہماری یہی مراد ہوتی ہے کہ عقائد کے متعلق جو تعلیم قرآن کریم نے دی ہے وہ اس پر ایمان رکھتا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر ایمان لانا اسلام کو مکمل کرتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو قرآن کریم لائے اور اس کی جو تشریح آپ نے فرمائی جو شخص اسکے مطابق عمل کرتا ہے وہ مسلمان ہے۔ اگر صرف لا الٰہ الا اللہ کہہ دینے سے انسان مکمل مسلمان بن جاتا ہے تو لا الٰہ الا اللہ منہ سے تو ہزاروں عیسائی بھی پڑھتے ہیں۔ پس خالی

لا الٰہ الا اللہ

سے کیا بنتا ہے۔ پس حقیقتاً جو اسلام ہے وہ قرآن کریم پر ایمان اور عمل ہے۔ کلمہ سے ہم محض اس طرف اشارہ کرتے ہیں اور عمل سے بھی ہم محض اس طرف اشارہ کرتے ہیں۔ گویا نہ صرف لفظی توحید سے انسان مسلمان ہوتا ہے اور نہ

قرآن کریم کے تمام احکام

پر عمل کرنے سے ہی انسان لازماً مسلمان ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم کے بعض احکام اسکے لئے ضروری نہ ہوں۔ مثلاً زکوٰۃ ہے۔ ایسے بھی مسلمان ہیں جن پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ حج ہے وہ ہر مسلمان کے لئے ضروری نہیں۔ حج صرف صاحبِ استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ پھر اس قسم کی لاکھوں جزئیات ہو سکتی ہیں جن پر کسی انسان کا علم حاوی نہیں ہو سکتا۔ تو پھر کیا ایسا انسان مسلمان نہیں رہ سکتا۔ پس علم توحید کا اصولی علم جس کے ساتھ انسان مسلمان ہوتا ہے لا الٰہ الا اللہ پڑھ لینے سے حاصل نہیں ہوتا۔ علم توحید کا اصولی علم قرآن کریم سے حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ عملی اصول جن سے ایمان اور اسلام مکمل ہوتا ہے محمد رسول اللہؐ کہتے ہ

حاصل نہیں ہوتے بلکہ وہ قرآن کریم کی تعلیم سے بے بہرہ ہیں اور قرآن کریم پڑھنے سے آتے ہیں بغیر قرآن کریم پڑھے اور اس کا مطلب سمجھے لا الہ الا اللہ کہنا یا محمد رسول اللہ کہنا ایک گر تو ہے۔ یہ ایک منتر تو ہے۔ لیکن اس کے پیچھے کوئی حقیقت نہیں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

میں جان تب پڑتی ہے جب اس میں قرآن کریم ڈالا جائے۔ اور جب اس میں قرآن کریم ڈالا جائے تو لا الہ الا اللہ بھی زندہ ہو جاتا ہے۔ اور محمد رسول اللہ بھی زندہ ہو جاتا ہے۔ پس قرآن کریم کے پڑھے بغیر اسلام قطعی طور پر نہیں آسکتا۔ افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے افراد بھی جنہیں اصلاح کا دعوے ہے قرآن کریم پوری طرح نہیں جانتے۔ بڑی مصیبت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں لوگ قرآن کریم کے الفاظ تو پڑھتے ہیں۔ ترجمہ نہیں پڑھتے پھر اس سے بھی بڑی مصیبت یہ ہے کہ مولوی کہتے ہیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔ حالانکہ اگر ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالی جائے تو انسان سو فیصدی نہیں تو ۶۰ فیصدی تو مسلمان ہو جائے۔ اور یہ بہتر ہے کہ انسان ۶۰ فیصدی مسلمان ہو یا یہ بہتر ہے کہ اس میں ایک فیصدی بھی ایمان نہ ہو۔

پس جماعت میں یہ عادت ڈالی جائے کہ قرآن کریم پڑھو اور ترجمہ بھی پڑھو۔ اگر یہ عادت ڈالی جائے تو یقیناً لوگوں کے اندر

اسلام کی صحیح روح

پیدا ہو جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص عربی نہیں جانتا وہ قرآن کریم نہیں سمجھ سکتا۔ کیونکہ انسانی عادت ہے کہ کوئی بات اس کی زبان میں ہو تو وہ فوراً سمجھ جاتے ہیں۔ لیکن وہی بات دوسری زبان میں ہو تو اسے پہلے اپنے ذہن میں اس کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر کہیں جا کر عبارت کا مفہوم اس کے ذہن میں آتا ہے۔ پس جب ہم قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھیں تو عبارت کا مفہوم ہماری سمجھ میں آجائے گا۔ بشرطیکہ ترجمہ ایسا ہو جس سے مفہوم سمجھ میں آجائے اس قسم کا ترجمہ نہ ہو "شک نہیں ہے کوئی بیچ اس کتاب کے" "بیچ اس کتاب کے" کہنے سے ہم مفہوم نہیں سمجھ سکتے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ "اس کتاب میں کوئی شک والی بات نہیں ہے" اس سے مفہوم ہمارے ذہن میں آجاتا ہے۔ جو شخص بیچ اس کتاب کے کہے گا۔ وہ بیچ اس کتاب میں ہی پڑا رہے گا۔ الحمد للہ رب العالمین

کے معنے جو شخص یہ کرے گا کہ اللہ جو تمام جہانوں کی ربوبیت کرنے والا ہے وہی سب تعریفوں کا مستحق ہے۔ تو سب مفہوم سمجھ لیں گے۔ لیکن اگر کوئی یہ ترجمہ کرے کہ سب تعریف واسطے اس خدا کے جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا۔ تو اس کا مفہوم جلد ذہن میں نہیں آئے گا۔

یہ سب حماقتیں ہیں

ان سے بچنا چاہیئے۔ ہر ایک چیز جب اپنی حد سے گزر جاتی ہے۔ تو حماقت بن جاتی ہے۔ مثلاً نیت ہی کو لے لو۔ نماز کے لئے نیت باندھنا ضروری ہے۔ مقلدین اور غیر مقلدین سب کا اس پر اتفاق ہے۔ امام بخاری جو غیر مقلدین کے سردار ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی کتاب بخاری شروع کی تو الاعمال بالنیات کی حدیث سے کی۔ مقلدوں نے بھی کہا ہے کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو چار رکعت نماز ظہر کی یا دو رکعت نماز جمعہ کی ذہن میں لاؤ۔ تا تمہارا ذہن عبادت کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو۔ غرض نیت انسان کے اندر بڑا بھاری تغیر پیدا کرتی ہے۔ نیت کو اڑا دیں تو ہمارا عمل یقیناً کمزور پڑ جاتا ہے۔ لیکن نیت پر غیر معمولی زور بھی درست نہیں ہو سکتا۔ نیت پر بھی غیر معمولی زور دیں تو یہ حماقت کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ ہم اگر اسلام اور قرآن کریم کو سمجھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس ذریعہ کو اختیار کرنا چاہیئے۔ جو اس کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ نہیں

وہ طریق اختیار کرنا چاہیئے

جس سے اس کے معنی ہماری سمجھ میں آجائیں ورنہ اگر ہم وہ ذریعہ اور طریق چھوڑ دیں گے تو لازمی بات ہے کہ ہم صحیح مفہوم سمجھنے پر قادر نہیں ہو سکیں گے۔

پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ قرآن کریم کے ترجمہ کو ضروری قرار دے بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر ہماری جماعت کے افراد یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے کسی ایسے لڑکے کو اپنی لڑکی نہیں دینی۔ جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو۔ یا ہم فلاں لڑکی اپنے لڑکے کے لئے نہیں لیں گے کیونکہ وہ قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتی۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ اسی طرح

ایک بھاری تغیر

پیدا ہو سکتا ہے۔ اب بھی اگر پوچھا جائے کہ کتنے نوجوان قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں۔ تو مجھے شبہ ہے کہ

نصف کے قریب ایسے نوجوان یہاں بھی ہوں گے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے۔ اور اس کی ساری ذمہ داری ان لوگوں پر ہے جنہوں نے قرآن کریم کے الفاظ پر اتنا غیر ضروری زور دے دیا جیسے اس لطیفہ والے کے متعلق

مشہور ہے

جو نماز سے پہلے چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے کہنا ضروری سمجھتا تھا۔ احادیث میں بھی آتا ہے کہ نماز کے لئے نیت ضروری ہے۔ اس سے ذہن عبادت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس شخص نے اس چیز کو حماقت کی حد تک پہنچا دیا تھا۔ وہ جب "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" کہتا تھا۔ بعض دفعہ وہ کسی صف میں ہوتا۔ اور بعض دفعہ کسی صف میں۔ بعض دفعہ وہ پہلی صف میں اور بعض دفعہ دوسری یا تیسری صف میں ہوتا۔ اور نماز سے قبل نیت باندھتا کہ چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے تو اسے خیال آتا کہ میرے آگے تو ایک اور صف بھی ہے۔ اس لئے میری نیت درست نہیں۔ اس پر وہ صف چیر کر ایک صف اور آگے آجاتا اور پھر کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر خیال آتا کہ ابھی اس کے آگے اور لوگ بھی ہیں۔ اس لئے اس کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔ اس پر وہ صف چیر کر

پہلی صف میں

امام کے پیچھے آجاتا اور سمجھتا کہ اب اس کی نیت ٹھیک ہوگی۔ اور وہ کہتا۔ "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر خیال آتا کہ پتہ نہیں ان الفاظ کا اشارہ امام کی طرف ہے یا میری انگلی دائیں بائیں ہو گئی ہے۔ اس پر وہ امام کی طرف ہاتھ بڑھا کر انگلی سے اشارہ کرتا اور کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے"۔ لیکن پھر خیال کرتا کہ شائد اشارہ ٹھیک طرح نہ ہوا ہو، صرف کپڑوں کی طرف اشارہ ہوا ہو۔ اس پر وہ انگلی امام کے جسم میں چبھوتا اور کہتا۔ "چار رکعت پیچھے اس امام کے" لیکن پھر یہ سمجھتا کہ شائد انگلی پوری طرح امام کے جسم کو نہیں چھوئی اس پر وہ امام کو زور سے انگلی مارتا۔ اور کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے"۔ اس طرح وہ اپنی نماز بھی خراب کر دیتا اور امام کی بھی۔ تو یہ حد سے آگے نکل کے جانے والی بات ہے۔ بے شک

قرآن کریم کا سمجھنا ضروری ہے

اگر جو شخص قرآن کریم نہیں سمجھتا۔ اسے قرآن کریم کے ترجمہ سے محروم تو نہ کرو۔ میرے نزدیک علماء نے یہ بہت بڑی غلطی کی کہ انہوں نے ترجمہ کو بالکل گرا دیا۔ حالانکہ قرآن کریم کا مفہوم سمجھنے کے لئے ترجمہ کا جاننا ضروری ہے۔ عربی جاننا ناممکن امر نہیں۔ لیکن فی الحال جہاں تک ہمیں ذرائع حاصل ہیں اگر سارے مسلمان بھی عربی بولنے لگ جائیں تو

ہمارا تجربہ یہی ہے

کہ ابتدائی زبان کا جاننا مفہوم کو اتنا قریب نہیں کرتا کہ انسان بولتے ہی مفہوم سمجھ جائے بہت کم آدمی ایسے ملیں گے جو مثلاً الحمد للہ رب العالمین بولنے سے اس کا مفہوم سمجھ جائیں۔ پورا مفہوم سمجھنے کے لئے انہیں اس کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے جس طرح ہم کسی بات کا مفہوم اردو میں سمجھ سکتے ہیں۔ غیر زبان میں نہیں سمجھ سکتے۔ ایک عرب الحمد للہ رب العالمین کہے گا تو فوراً اس کے ذہن میں اس کا مفہوم آجائے گا۔ لیکن پاکستانی خواہ عربی بولنا جانتے بھی ہوں اس کا مفہوم فوراً نہیں سمجھ سکیں گے۔ انہیں اس کا مفہوم سمجھنے کے لئے اس کا ترجمہ کرنا پڑے گا۔ الا ماشاء اللہ جو شخص عربی زبان پر قادر ہو جائے۔ وہ ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ مہارت کافی مشق سے حاصل ہوتی ہے۔ یہی حال باقی زبانوں کا ہے اگر تم

انگریزی بولنے کی عادت

ڈالو گے تو تمہیں فقرے کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس لئے انگریزی زبان سیکھنے میں ترجمہ کی عادت نہیں ڈالی جاتی۔ عربی میں اس خیال سے کہ قرآن کریم آجائے۔ شروع سے ترجمہ کی عادت ڈالی جاتی ہے۔ اور بعد میں اس سے ہٹانا مشکل ہوتا ہے۔ اب تو یہ زمانہ آگیا ہے کہ

استادوں کی توجہ

اس طرف سے ہٹ گئی ہے کہ بچہ کو الف پر زبر سا کن پڑھایا جاتے۔ لیکن پہلے بچہ کو اس طرح پڑھنے کی عادت ڈالی جاتی تھی۔ پس جماعت کو

قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف

توجہ کرنی چاہیئے۔ الفاظ کا ترجمہ کر کے پھر مرکب فقرات کا ترجمہ کرنے کی عادت نہیں ڈالنی چاہیئے۔ اس طرح مفہوم کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ انگریزی میں الفاظ کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ عبارت کا نہیں ہو سکے انگریزی کا زیادہ

کا مفہوم سمجھنا آسان ہوتا ہے۔ اگر عبارت کا ترجمہ کرنے کی عادت ڈالی جائے گی تو زبان نہیں آئے گی۔ مثلاً

الحمد للہ رب العالمین

کا ترجمہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ال۔ حمد۔ للہ۔ رب اور العالمین کا ترجمہ سیکھیں تو پھر مفہوم صحیح طور پر سمجھ میں آجاتا ہے مگر محض اسلئے کہ عبارت کا ترجمہ کرنے کی ابتداء سے ہی عادت ڈال دی جاتی ہے۔ عبارت کا مفہوم وہ لوگ بھی نہیں سمجھ سکتے جو ابتدائی زبان جانتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی جب تک ٹھہر ٹھہر کر نہ پڑھیں، عبارت کا مفہوم نہیں سمجھ سکتے۔ ایسے لوگوں کے لئے بھی ترجمہ پڑھنا مفید ہوگا۔ اگر آٹھ نو رکوع کے الفاظ پڑھ لئے جائیں اور پھر اس کا ترجمہ پڑھ لیا جائے تو یہ عمل زیادہ بہتر ہوگا بجائے اس کے کہ ہم عبارت کے ساتھ ساتھ ترجمہ کرتے جائیں۔ باقی جو لوگ

عربی زبان پر قادر

ہو جاتے ہیں وہ عربی میں ہی سوچنے اور غور کرنے لگ جاتے ہیں۔ میں ان کا ذکر نہیں کرتا میں صرف ان لوگوں کا ذکر کرتا ہوں جنہوں نے عربی زبان پوری طرح نہ پڑھی ہو۔ صرف قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا ہو۔ ایسے لوگوں کے لئے اردو کا ترجمہ پڑھنا ضروری ہے۔ پس جماعت میں قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

ہر شخص جو اردو پڑھ سکتا ہے

اس سے پوچھو کہ کیا وہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھتا ہے اگر نہیں تو اسے اس طرف توجہ دلاؤ۔ عربی الفاظ کی تلاوت بھی ضرور کرو مگر اس طرح کہ ایک ربع پڑھ لیا اور پھر اس کا ترجمہ اردو میں پڑھ لیا۔ عربی اس لئے پڑھنی چاہیئے تا محفوظ رہے۔ جو لوگ کتاب کی زبان کو بھول جاتے ہیں وہ لوگ تحریف سے واقف ہونے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص عربی عبارت نہ بھی جانے صرف ترجمہ پڑھتا ہو تو بھی عربی عبارت بار بار پڑھنے سے اسے ایسا ملکہ ہو جائے گا کہ جب کوئی شخص اس کے سامنے غلط مفہوم بیان کرے گا تو وہ کہہ دیگا یہ بات غلط ہے۔ وہ کسی کے دھوکہ میں نہیں آئے گا۔ پس عربی کے الفاظ بھی پڑھنے چاہئیں تا تحریف کی نگرانی ہو سکے لیکن جو لوگ قرآن کریم کو عربی میں نہیں سمجھ سکتے انہیں ترجمہ کے فائدہ سے محروم نہیں رکھنا چاہیئے۔

پس ہر احمدی کو یہاں بھی اور باہر بھی ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

محکمہ تعلیم اور لوکل انجمن

بھی اس بات کا انتظام کرے اور پھر اسکی نگرانی کرے۔ ہر گھر میں دیکھا جائے کہ آیا اس میں ترجمہ والا قرآن کریم ہے۔ اور پھر گھر والوں کو کہا جائے کہ وہ ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ اور جو شخص بالکل نہیں پڑھ سکتا اسے مجبور کیا جائے کہ وہ کسی دوسرے سے ترجمہ سنے۔ ربوہ میں تو یہ سہولت ہے کہ ہر گھر میں اوّل تو مرد اور عورت دونوں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا جانتے ہیں ورنہ بیوی نہیں جانتی تو خاوند پڑھنا جانتا ہے۔ خاوند نہیں جانتا تو بیوی جانتی ہے۔ اگر دونوں نہیں جانتے تو کوئی نہ کوئی لڑکا یا لڑکی جانتی ہے۔ ہزار دو ہزار گھروں میں سے شاید کوئی گھر ایسا ہو جس میں کوئی ترجمہ پڑھنے والا نہ ہو اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ربوہ میں سب لوگ آسانی کے ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ نہ پڑھ سکیں۔ عید الفطر اور بعض دوسری تقاریب پر غرباء کو کپڑوں وغیرہ کے لئے روپیہ دیا جاتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ انہیں قرآن کریم خرید کر نہ دیا جائے۔ آخر ہر سال ہزاروں روپیہ غرباء کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر انہیں خود احساس نہیں تو اسی مد سے

قرآن کریم با ترجمہ خرید کر

دینے کے لئے کچھ رقم کاٹ لو اور اس سے انہیں قرآن کریم خرید کر دے دو۔ اگر اس کے نتیجہ میں انہیں اخراجات میں تنگی محسوس ہو تو اس کی ذمہ داری خود ان پر عاید ہوگی۔

پس ہر گھر کی نگرانی کرو اور ان سے کہو کہ وہ ترجمہ قرآن کریم پڑھیں۔ اگر تم ایسا کرنے لگ جاؤ گے تو یقیناً تم اپنے عمل میں بھی تغیر محسوس کرو گے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ عیسائی مبدل و محرف بائیبل کے واقعات سے بہت زیادہ واقف ہیں لیکن مسلمان قرآن کریم سے واقف نہیں۔

عیسائیوں میں سے

ایک ادنےٰ جاہل۔ نوکر۔ باورچی۔ کپڑے دھونے والا برتن مانجنے والا اور جھاڑو دینے والی عورت بھی بائیبل کچھ نہ کچھ جانتی ہے۔ اور ان کا طریق ہے کہ ہر خاندان میں ایک فیملی بائیبل ہوتی ہے اور وہ چار چار پانچ پانچ پشتوں سے خاندان کے پاس محفوظ رہتی ہے اور باری باری خاندان کے ہر بڑے شخص کے پاس منتقل ہوتی رہتی ہے۔ اگر کسی کو قسم دینی ہوتی ہے تو خاندانی بائیبل لیکر اس پر قسم دیتے ہیں اور پھر یہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے کہ یہ بائیبل فلاں کے پاس تھی پھر فلاں کے پاس آئی اس کے بعد فلاں کے پاس آئی۔ اس طرح خاندان میں بائیبل کا احترام آتا جاتا ہے۔ اگر یہ اصول عیسائیوں نے اختیار کر لیا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس لئے اختیار نہ کریں کہ وہ ہم سے پہلے ایسا کر رہے ہیں۔ پھر ہم یہ بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ ہم ان سے چھ سو سال بعد میں آئے ہیں۔ اگر بعض باتیں انہوں نے اچھی نکالیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ پس ترجمہ والا قرآن کریم ہر گھر میں موجود ہونا چاہیئے۔ پھر ہر شخص کو یہ عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ ترجمہ پڑھے یا سنے۔ اس طرح ہر ایک کے دل میں یہ شوق پیدا ہو جائے گا کہ وہ عربی سیکھے اور قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے۔ ایک عیسائی کو یہ شوق نہیں ہوگا کیونکہ ان کے پاس جو بائیبل ہے اس کے اوپر

یونانی لاطینی یا عبرانی الفاظ

نہیں ہوتے۔ صرف ان کی اپنی زبان میں اس کا ترجمہ ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کے الفاظ لازماً ساتھ ہوتے ہیں۔ اس لئے جب کوئی شخص ترجمہ پڑھے گا تو وہ عربی الفاظ کے معنے سیکھنے کی کوشش بھی کرے گا۔ اس طرح اس کی تعلیم مکمل ہو جائے گی۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ایک عام عربی دان اور ایک عام مولوی کے لئے بھی زیادہ فائدہ بخش یہی چیز ہے کہ وہ ترجمہ پڑھے۔ کیونکہ اپنی زبان میں جس طرح مفہوم سمجھ میں آجاتا ہے دوسری زبان میں نہیں آتا۔ چند دن بھی ایسا کرو تو تم دیکھو گے کہ تمہیں اتنا دین آجائے گا جو تمہیں بیسیوں سال میں نہیں آیا تھا۔ اس لئے نہیں کہ تمہاری عربی ناقص تھی بلکہ اس لئے کہ تمہیں اس میں سوچنے کی مشق نہ تھی ÷

خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاسیں

(۱) مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب کی تربیتی کلاس مؤرخہ ۱۶ و ۱۷ ستمبر کو منعقد ہو رہی ہے جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی شرکت فرمائیں گے۔ مجالس خوشاب۔ جوہر آباد۔ شاہ پور صدر کے تمام خدام و اطفال شرکت کریں۔

(نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع سرگودہا)

(۲) مورخہ ۱۶ و ۱۷ ستمبر ۶۶ء بروز جمعہ، ہفتہ مجالس خدام الاحمدیہ ضلع رحیم یارخان کا سالانہ تربیتی اجتماع بمقام چک $\frac{76}{P}$ نزد کوٹ سمابہ ریلوے اسٹیشن ہوگا۔ تمام قائدین مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو اس اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

ہر خادم اور طفل موسم کے مطابق بستر ایک عدد پلیٹ۔ ایک گلاس۔ قلم۔ کاپی اور سیاہی لائے۔

(قائد خدام الاحمدیہ ضلع رحیم یارخان)

(ضلع سیالکوٹ)

داخلہ تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں

ٹی آئی انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں فرسٹ ایئر کا داخلہ شروع ہے۔ کالج میں آرٹس کے تمام مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ کالج کو بہترین محنتی سٹاف میسّر ہے۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل موجود ہے مستحق طلبہ کو فیس وغیرہ کی رعایت دی جاتی ہے۔ داخلہ لینے والے طلباء اپنے ہمراہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ لاویں۔

فارم داخلہ کالج کے دفتر سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مزید معلومات دفتر سے حاصل کریں۔

قائمقام پرنسپل

ٹی۔ آئی انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

خدام الاحمدیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع

ضروری ہدایات

(۲)

۶۔ علمی مقابلے

(۱) سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے:۔ ۱۔ حفظِ قرآن کریم ۲۔ تلاوت قرآن مجید ۳۔ ترجمہ وتفسیر قرآن مجید (ہر سہ معیار) ۴۔ مطالعہ کتب احادیث (ہر سہ معیار) ۵۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (رسالہ راہ ایمان میں شائع ہونے والا انتخاب اور دوران سال مطالعہ کردہ کتب) ۶۔ مضمون نویسی (ہر سہ معیار) ۷۔ تقاریر (ہر سہ معیار) ۸۔ عام دینی معلومات (ہر سہ معیار) ۹۔ مشاعرہ ومعائنہ ۱۰۔ پرچہ قرآن کریم (تمام خدام کی شمولیت لازمی ہوگی) ۱۱۔ پرچہ عام دینی معلومات (تمام خدام کی شمولیت لازمی ہوگی) ۱۲۔ پرچہ ذہانت (تمام خدام کی شمولیت لازمی ہوگی)۔

ا۔ پہلے نو مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے تعلیمی کارڈ ہمراہ لائیں ورنہ وہ مقابلوں میں شریک ہونے کے مجاز نہ ہوں گے (امسال اس امر کی خاص طور پر پابندی کی جائے گی)۔

ب۔ جن خدام کے تعلیمی کارڈ کے اندراجات مکمل اور صحیح ہوں گے۔ انہیں خاص انعام دیا جائے گا۔

ج۔ بہتر ہوگا کہ مجالس اپنے ہاں مقامی طور پر مقابلے کروائیں۔ اس کے بعد بہترین اسماء مرکز میں ۱۵ ر اکتوبر ۱۹۶۶ء تک بھجوا دیں۔

(۲) عناوین تقریری مقابلے

معیار اوّل و دوم

ا۔ تخلقوا باخلاق اللہ

ب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

ج۔ اسلامی نظام خلافت اور اس کی برکات

معیار سوم:۔

ا۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔

ب۔ تعاونوا علی البر والتقوی۔ ج۔ اسلامی معیار صداقت

(۳) عناوین مقابلہ مضمون نویسی

ا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام اور اس کا اثر۔

ب۔ مذہب وسائنس

ج۔ اسلامی معاشرہ

نوٹ:۔ مضمون نویسی کے مقابلہ کے دوران مضمون سے متعلق حوالہ جات سے استفادہ کی اجازت ہوگی۔ اس مقابلہ میں شریک ہونے والے خدام کو کاغذ، قلم دوات کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

۴۔ معیار

علمی مقابلوں میں شامل ہونے والوں کو تعلیمی لحاظ سے مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:۔

معیار اوّل:۔ ایم اے، مولوی فاضل، جامعہ احمدیہ میں درجہ ثالثہ یا اس سے زائد تعلیم یافتہ۔

معیار دوم:۔ گریجوایٹ، جامعہ احمدیہ میں درجہ اولیٰ وثانیہ

معیار سوم:۔ پہلے دو معیاروں سے کم تعلیم رکھنے والے خدام

نوٹ:۔ (۱) ادنیٰ معیار سے تعلق رکھنے والے خدام کو اعلیٰ معیار میں شامل ہونے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

(۲) خصوصی حالات میں منتظم علمی مقابلے کو کسی خادم کو کسی خاص معیار میں متعین کرنے کا حق ہوگا۔

۵۔ اجتماع کے پروگرام کو زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے کچھ وقت ایسا بھی رکھا گیا ہے جس میں حاضرین کے ہر قسم کے مذہبی اور علمی سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔ یہ سوالات تحریر کرکے منتظم صاحب علمی مقابلے کو قبل از وقت پہنچ جانے چاہئیں

۷۔ ورزشی مقابلے

(۱) امسال مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے کرائے جائیں گے۔

ا۔ اجتماعی۔ فٹ بال۔ والی بال۔ کبڈی۔ رسہ کشی۔

ب۔ انفرادی۔ دوڑیں سو گز، چار سو گز۔ ایک میل۔ ریلے دوڑ۔ ڈسکس تھرو۔ گولہ پھینکنا اونچی کود۔ وزن اٹھانا۔ کلائی پکڑنا۔ لمبی و اونچی چھلانگ۔ نشانہ غلیل۔

(۲) اجتماعی مقابلوں کے لئے زیادہ سے زیادہ چھ ٹیمیں انٹر ہو سکیں گی۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل علاقے تجویز کئے گئے ہیں جو ایک ٹیم داخل کر سکیں گے۔

ا۔ کراچی۔ حیدرآباد۔ کوئٹہ ڈویژن اور مشرقی پاکستان۔ قائد صاحب کراچی ان کے نمائندہ ہوں گے۔ ٹیم میں شامل ہونے والے دوست ان سے رابطہ قائم کریں

ب۔ سرگودھا ڈویژن — نمائندہ — قائد صاحب سرگودھا ڈویژن

ج۔ لاہور ڈویژن — ” — ” — ” — لاہور — ”

د۔ ربوہ، قادیان و دیگر نمائندگان پاکستان۔ ان کے نمائندہ مہتمم صاحب مقامی ربوہ ہوں گے۔

ہ۔ راولپنڈی ڈویژن۔ آزاد کشمیر۔ پشاور ڈویژن۔ ان کے نمائندہ قائد صاحب راولپنڈی ڈویژن ہوں گے۔

و۔ ملتان بہاولپور اور خیرپور ڈویژن۔ قائد صاحب ملتان ڈویژن ان کے نمائندہ ہونگے

۸۔ نمائندگان

شوریٰ اور انتخاب صدر کے اجلاس میں صرف مجالس کے نمائندے شریک ہوں گے بقیہ خدام کارروائی سنیں گے۔ ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا مگر وہ اسی میں شامل ہوگا جس کا کسی مجلس کو حق پہنچتا ہے اگر کسی وجہ سے قائد خود اجتماع میں شامل نہ ہو رہا ہو تو وہ اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کر سکتا بلکہ متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔

نمائندگان کا تقرر مجلس عاملہ مقامی بذریعہ انتخاب کرے گی۔ نمائندگان کی فہرست مرکز میں بھجواتے وقت یہ لکھنا ضروری ہوگا کہ مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ مورخہ...... میں نمائندگان کو منتخب کیا گیا ہے۔

کوشش کی جائے کہ ہر مجلس کی نمائندگی سالانہ اجتماع میں ضرور ہو۔

۹۔ انتخاب صدر

قواعد کے مطابق صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے۔ سالانہ اجتماع ۱۹۶۴ء کے موقعہ پر صدر مجلس کا انتخاب ہوا تھا۔ اس لحاظ سے موجودہ صدر مجلس کے عہدہ کی میعاد ۳۱ ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اس سے قبل آئندہ دو سال کے لئے صدر مجلس کا انتخاب کرنا ضروری ہے انتخاب صدر کے لئے دستور اساسی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مندرجہ ذیل قواعد کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ قاعدہ ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۳، ۷۳

انتخاب صدر کی کارروائی میں حصہ لینے والے نمائندگان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس کے لئے اپنی مجلس کے اراکین سے مشورہ کرکے آئیں۔

۱۰۔ ضروری نوٹ

بیرونی خدام کے لئے خیمہ جات مرکز کی طرف سے نصب کئے جائیں گے لیکن بہتر ہوگا کہ باہر کے خدام بھی اپنے خیمے آپ نصب کریں بڑی مجالس اس کا خاص طور پر انتظام کریں۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب محتاط رہیں

محمد بشیر۔ محمد لطیف پسران مولوی محمد صدیق صاحب سکنہ محلہ ماشکیاں۔ جلالپور جٹاں ضلع گجرات کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ جماعت کے ذی مقدرت احباب کی خدمت میں بار بار امداد کے لئے درخواستیں بھیجتے رہتے ہیں، گویا کہ یہ ان کا معمول بن گیا ہے۔ احباب جماعت آئندہ کے لئے محتاط رہیں اور اگر کسی دوست کے پاس امداد کے لئے ان کی کوئی درخواست آئے تو برائے مہربانی نظارت امور عامہ کو بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ)

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ "انصار اللہ" ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے (قائد اشاعت)

تمدن اسلامی کا نقطہ مرکزی

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"میں جہاں تک اسلام پر غور کرتا ہوں مجھے اس کے تمدن کا یہ نقطہ مرکزی نظر آتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہزاروں قومی خرابیاں تکلفات سے پیدا ہوتی ہیں۔۔۔ بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جن کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے دوستوں کی دعوت کریں لیکن وہ اسلئے ان کی دعوت نہیں کر سکتے کہ اگر ان کی دعوت کی تو شاید ان کی حیثیت کے مطابق انہیں کھانا نہ کھلا سکیں گے۔ امراء اسلئے اپنے غریب بھائیوں کی دعوت قبول نہیں کرتے کہ وہ ان کے مزاج کا کھانا نہیں کھلا سکیں گے۔ لیکن کھانے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق وہی طریق جاری ہو جائے جو ہم نے تحریک جدید کے ماتحت جاری کئے ہوئے ہیں کہ صرف ایک سالن پکایا جائے تو نہ صرف دعوت کرنے والوں پر کوئی بار نہیں پڑتا ہے اور نہ دعوت قبول کرنے والا کوئی ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے۔ پس اس ذریعہ سے امراء اور غرباء کے تعلقات میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے اور اسلام جس برادری کو قائم کرنا چاہتا ہے وہ قائم ہو جاتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء)

(مرسلہ وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین و ناظمین اطفال کی خصوصی توجہ کے لئے

مجلس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹوں کی تعداد میں اس ماہ بہت کمی آگئی ہے۔ اس طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے جملہ مجالس کے قائدین کرام اور ناظمین اطفال اپنی ماہ جولائی کی رپورٹیں جلد بھجوائیں۔

نیز بطور یاددہانی گذارش ہے کہ مجالس اپنی سالانہ رپورٹ کی تیاری ابھی سے شروع کر دیں تا وہ مرکز کی طرف سے مطالبہ پر وہ بروقت بھجوا سکیں۔ خیال ہے کہ امسال مجالس کی سالانہ رپورٹوں کے بعض اہم حصوں کو مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ .... رپورٹ کے ہمراہ شائع کیا جائے۔ لہذا آپ سالانہ رپورٹیں اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھتے ہوئے تشکیل دے کر مرکز میں جتنا جلد ہو سکے بھجوانے کا انتظام فرما دیں۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کا عزم

ہم اپنے وعدے ایک لاکھ تک پہنچا دینگے

جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کا ایک غیر معمولی اجلاس ۲۶ اگست کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ گجرات میں منعقد ہوا۔ جس میں شرکت کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن مرکز سے تشریف لائے تھے۔ خدا کے فضل سے حاضری خوشکن تھی۔ محترم صاحبزادہ صاحب اور محترم شیخ صاحب نے بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ آخر میں خاکسار نے عہدہ داروں سے خطاب کیا۔ جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات نے یہ عزم کیا ہے کہ وہ ۱۵ ہزار کے وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کو ایک لاکھ روپے تک پہنچا دیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ شہر گجرات کے وعدہ جات ۲۵۰۰۰/- روپے تک پہنچ گئے ہیں۔

(خاکسار بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

عورتوں سے حسن سلوک

قرآن میں ہے۔ وعاشروھن بالمعروف۔ کہ اے مسلمانو۔ عورتوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اور حدیث شریف میں ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہ کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے اہل سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ پس اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ عورتوں سے حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق سے پیش آنا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ درس القرآن صفحہ ۴۲ پر فرماتے ہیں:۔

"یہاں میں تم لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اسلام نے کئی مسئلے موجود ہیں تاکہ انسان کی جان و مال و عزت کا نقصان نہ ہو۔ کوئی کسی کو دکھ نہ پہنچائے۔ مگر خود مسلمانوں ہی نے ایک مسئلہ کو تمام دکھوں کی جڑ بنا دیا ہے۔ حالانکہ نکاح۔ آرام و دوستی و راحت کے لئے تھا۔ چنانچہ فرمایا ہے لتسکنوا الیہا۔ مگر بعض لوگ ایسے ہیں کہ نکاح کر کے نہ بسائے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں۔ طلاق کی اجازت تھی اگر یہ عمل کرتے تو عورتوں پر یہ ظلم و ستم نہ ہوتا۔ میں نے دنیا بھر میں مکہ ایک ایسا شہر دیکھا جہاں عورت کو ذرا بھی تکلیف ہو۔ تو وہ قاضی کی عدالت میں چلی جاتی ہے۔ اس وقت شوہر کو بلایا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ یا تو ابھی طلاق دو یا آئندہ سلوک کی ضمانت دو۔ دیکھو میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ عورتیں بہت ہی کمزور ہیں۔ ان مظلوموں پر رحم کرو۔ ان سے نیکی کے ساتھ معاشرت کرو۔ (درس القرآن صفحہ ۹۴)

نیز فارتقوعن بالمعروف کے ماتحت فرماتے ہیں:۔

"اہلحدیث کے ایک گروہ کا یہ مذہب ہے۔ کہ لوگ اپنی بیویوں کو کالمعلقہ رکھتے ہیں۔ نان و نفقہ نہیں دیتے۔ گھروں میں نہیں بساتے۔ ان میں کاتی تفریق کر دیتے (درس القرآن صفحہ ۵۹۵)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ عورتوں سے اسلامی شریعت کے مطابق سلوک کیا جائے۔ جہاں جھگڑا ہو جائے اس کا جلد سے جلد فیصلہ کرایا جایا کرے۔ معلق صورت کو اسلام پسند نہیں کرتا (ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری ہمشیرہ ناظرہ بیگم آف بدوملہی عرصہ ایک ماہ سے بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں

۲۔ میری والدہ صاحبہ والد صاحب کچھ عرصہ سے چند پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

عبدالغفور نسیم ولد عبدالرشید انور آف بدوملہی ضلع سیالکوٹ

ھوالشافی

دس اکسیریں

دس روپے۔ چار خوراکیں ۔ مرض غائب

• پرانی سردرد • نکرے سپرنگ کٹار
• نکسیر • دمہ • کان کی پیپ
• بواسیر خونی و بادی • ناسور
• سیلان الرحم • بانجھ پن • جوڑوں اور اعصاب کی دردیں بصورت منی آرڈر ڈاک خرچ معاف

منیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

اراضی برائے فروخت

۵½ مربع زرعی اراضی۔ ایک ٹکڑا۔ یک فصلہ نہری پانی بمعہ ٹیوب ویل لاہور سے ۸ میل جڑانوالہ روڈ پر بمعہ کھڑی فصل۔ قیمت نہایت مناسب ملیں یا لکھیں۔

ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف ۳۸/۳ بلاک ج سمن آباد لاہور

احباب ہمیشہ اپنی پُر اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

(منیجر)

حیرت انگیز تبدیلی گولبازار قریشی مارکیٹ ربوہ (مومن کلاتھ ہاؤس) نے ہر قسم کا سوتی، ریشمی و گرم کپڑا مناسب اور بارعایت نرخوں پر خرید فرمادیں اہل ربوہ کی سہولت کے پیش نظر دکان میں حیرت انگیز تبدیلی اور توسیع کر دیگئی ہے۔ ہمارا نصب العین دیانتداری

پروپرائیٹر خواجہ عبدالمومن سید محمد افضل شاہ گولبازار ربوہ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے

نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۱۹

میں عطیہ اسلام بنت چوہدری نصراللہ خان صاحب قوم بندل جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶-۸-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے اور مجھے مبلغ دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم اور کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری آمد میں کوئی کمی بیشی ہو یا بعد وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو جس کا حصہ وصیت میں نے زندگی میں ادا نہ کیا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ عطیہ اسلام دارالصدر غربی ب ربوہ

گواہ شد:۔ غلام مرتضیٰ وکیل القانون۔ ربوہ

گواہ شد:۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ محلہ دارالصدر ربوہ

مسل نمبر ۱۸۴۲۰

میں تارا نصراللہ بنت چوہدری نصراللہ خان صاحب قوم بندل جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶-۸-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے اور مجھے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ والدین کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد میری آمد میں کوئی کمی بیشی ہو تو اس کی انجمن کارپرداز کو اطلاع کر دی جائے گی۔ اور اس پر میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ تارا نصراللہ۔ دارالصدر غربی ب ربوہ معرفت چوہدری محمد اسلم

گواہ شد۔ غلام مرتضیٰ وکیل القانون تحریک جدید ربوہ

گواہ شد۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ محلہ دارالصدر۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۴۲۱

میں امۃ السلام بسم اللہ بیگم زوجہ میاں محمد شریف صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶-۷-۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ ڈھائی ہزار روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے:۔ کڑے طلائی (۲) کانٹے طلائی (۳) انگوٹھا طلائی۔ کل وزن بارہ تولے مالیتی /۱۴۴۸ روپے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس جائیداد کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ چالیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ السلام بسم اللہ بیگم

گواہ شد شریف احمد ابن میاں محمد شریف دارالصدر غربی ب ربوہ

گواہ شد:۔ مبارک احمد پسر مولانا شکر اللہ حال ربوہ

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے

حاصل کریں

(مینیجر)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ کیل۔ دیار۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

لائل پور ٹمبر سٹور۔ راجباہ روڈ۔ لائل پور۔ فون نمبر ۳۸۰۸

باکمال سٹاف

لاجواب سروس

آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجیے

(مینیجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا

سے

سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی کی آرام دہ

بسوں میں سفر کریں۔

(مینیجر)

لائلپور کے

احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

بشیر احمد صاحب

ایجنٹ اخبار الفضل

معرفت

کریم میڈیکل ہال لائلپور

سے حاصل کریں،

(مینیجر)

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو و انگریزی طلب فرمائیں

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

حکیموں کے لئے انٹرویو

ہمارے تیار کردہ یونانی ٹیسٹ پیپرز قیمت /۲ منگوائیے

ایچ پی فارمیسی دھوریہ، کھاریاں، گجرات

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

درخواستِ دعا

میرے دادا جان کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(دانشمند طارق۔ ربوہ)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس /۲۰ روپیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مخلصین سے خواہش

فضل عمر فاؤنڈیشن میں پہلے سال میں کم از کم دس لاکھ روپیہ کی وصولی ہو جانی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفتر کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کارکنان فاؤنڈیشن کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ وعدوں کے حصول کے ساتھ وصولی کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ میں بھی مخلصین سلسلہ سے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ فاؤنڈیشن کے سال اوّل میں کم از کم دس لاکھ روپیہ کی وصولی ہونی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا ہے:-

"ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ وعدے جو تین سال میں وصول ہونے ہیں ان کا کم از کم ۱/۳ سال رواں یعنی سال اوّل میں وصول ہو جائے۔ اس وقت تک جو وعدے ہو چکے ہیں ان کے لحاظ سے قریباً ۹-۱۰ لاکھ کی وصولی سال اوّل میں ہونی چاہیئے۔"

جملہ امراء و سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن اور مخلصین سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ خاص توجہ اور دعا سے وصولی کی مہم کو شروع کر دیں اور اپنی جدوجہد اور اس کے اچھے نتائج سے مطلع فرمادیں۔ جس قدر جلد الفاء وعدہ ہوگا اور وصولی ہوگی اسی قدر جلد اصل مقاصد کی انجام دہی کی طرف بفضلہٖ تعالےٰ توجہ دی جاسکے گی۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔

درخواستِ دعا

میری نسبتی ہمشیرہ خالدہ بیگم صاحبہ بنت شیخ اللہ بخش صاحب مرحوم لائلپور میں مختلف عوارض میں مبتلا رہتی ہیں ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔

احباب سے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(حکیم خورشید احمد۔ ربوہ)

۲- خاکسار کے والد چوہدری محمد اسلم صاحب عرصہ ڈیڑھ سال سے بعارضہ اعصابی کمزوری اور دیگر عوارض بیمار ہیں آج کل اعصاب میں بہت تکلیف ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے

احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(عابد۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

۳- میرے چھوٹے بھائی مرزا طاہر احمد نے امسال ایم اے فائنل کا امتحان دیا ہے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے عزیزم کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین

(مرزا منصور احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ لالہ موسیٰ)

—○—

باکسنگ کے عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن جناب محمد علی کلے کی

مسجد احمدیہ فرانکفورٹ میں تشریف آوری

باکسنگ کے عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن جناب محمد علی کلے پچھلے دنوں جب مشہور جرمن باکسر کارل ملڈن برگر سے مقابلہ کے لئے مغربی جرمنی کے شہر فرانکفورٹ پہنچے تو آپ مسجد احمدیہ فرانکفورٹ میں بھی تشریف لائے۔ آپ نے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ کے مسجد میں آکر نماز ادا کرنے کا فوٹو مغربی جرمنی کے اخباروں میں شائع ہوا۔ چنانچہ اس موقع کا ایک فوٹو ۱۱ ستمبر ۱۹۶۶ء کے پاکستان ٹائمز لاہور میں بھی صفحہ ۱۲ پر شائع ہوا ہے۔ جس میں جناب محمد علی کلے کو باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ فوٹو میں مسجد احمدیہ فرانکفورٹ کے امام جناب فضل الٰہی انوری صاحب اور مسجد احمدیہ ہمبورگ کے امام اور مغربی جرمنی میں احمدیہ مسلم مشن کے مبلغ انچارج جناب چوہدری عبد اللطیف صاحب بھی نماز کے دوران قعدہ کی حالت میں نظر آرہے ہیں۔ فوٹو کے نیچے یہ عبارت درج ہے کہ:-

"امریکہ کے ہیوی ویٹ عالمی چیمپئن باکسر محمد علی (جو تصویر میں بائیں جانب سے دوسرے نمبر پر ہیں) فرانکفورٹ شہر کی واحد مسجد میں نماز ادا کر رہے ہیں۔"

یہ امر قابل ذکر ہے کہ باکسنگ کے اس مقابلہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے جناب محمد علی کلے کو اپنے فضل سے نہایت شاندار کامیابی عطا فرمائی۔ آپ نے اپنے مدمقابل کارل ملڈن برگر کو بارہویں راؤنڈ میں شکست فاش دے کر اپنا عالمی چیمپئن کا خصوصی اعزاز برقرار رکھا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ ۱۳ ستمبر ۶۶ء سے شروع ہے اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات، اعلیٰ تعلیم، شاندار نتائج، پاکیزہ ماحول، ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود۔

انٹرویو:- ربوہ کی امیدوار طالبات کے لئے ۱۳ تا ۲۰ ستمبر
بیرون ربوہ کی امیدوار طالبات کے لئے ۲۱ و ۲۲ ستمبر
روزانہ ۸ تا ۱۱ بجے صبح۔

نوٹ:- ۲۴ ستمبر سے کالج کھل جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(پرنسپل)

اعلان نکاح

مورخہ ۳ ستمبر ۶۶ء بروز ہفتہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مکرم قریشی مبارک احمد صاحب شاہد واقف زندگی ابن محترم قریشی عبد الرحمٰن صاحب آف سکھر کا نکاح محترمہ عائشہ رحمت صاحبہ بنت محترم عبد الاحد خان صاحب بھاگلپوری آف ندہٹرمی کے ہمراہ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر بمقام باندھی ضلع نواب شاہ پڑھا۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے آمین۔ (عبد العزیز مہتمم مقامی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

خدام الاحمدیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع بمقام ربوہ

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۶۶ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ہوگا۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)